Al-Qalam القلم
p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077
Volume:26, Issue:2, 2021; pp. 133-148

اِسکاراورالکوحل کی حقیقت،اقسام اور شرعی حیثیت کا تجزیہ

(پاکستان حلال اسٹینڈرڈ PS: 3733-2019 کی روشنی میں)

Analysis of Reality, Types and Shariah Status of Intoxication and Alcohol (In the light of Pakistan Halal Standard: PS:3733-2019)

Dr. Numan Anwar *(Corresponding Author)*
Shari'ah Expert, Global Halal Services, Pakistan
Email: numananwaar@gmail.com
Dr. Hafiz Abdul Basit Khan
Associate Professor, Sheikh Zayed Islamic Center, Punjab University, Pakistan

KEYWORDS

Drugs, Alcohol, Shari'ah, Jurists, Halal food, Industries, Technical

Date of Publication: 31-12-2021

ABSTRACT

Allah (swt) commanded the Prophets and human beings to eat halal and pure (Hygienic) food. In fact, eating halal food has to do with one's worship, morals and affairs as well. As it is ordered to eat halal food, it is also forbidden to eat or drink intoxicants. Drugs and alcohol are widely used in food and cosmetics these days. The main purpose of this research is to explain the reality of drugs and alcohol in a Shari'ah context, and to describe the use of alcohol in industries. For this purpose, first of all, the reality of drugs, their types, the Shari'ah rules related to them, its prohibition in the Qur'an and Sunnah and the opinions of the jurists have been mentioned. Later, the reality of alcohol, its types, the opinions of jurists about it and its use in industries are discussed in detail. As a result, it is understandable that drugs and alcohol derived from dates and grapes, according to all the jurists, it is not permissible to use them at all, while drugs and alcohol derived from other natural and artificial (synthetic) sources can be used in food as much as it is needed and as long as it is not intoxicating. Moreover, Islamic jurisprudence did not explain the technical details by stating the Shari'ah rule of drugs and alcohol, but left it to the general experience, observation and food experts. Therefore, according to experience, where intoxication is proved, the Shari'ah rule will be observed.

تمہید:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انبیاء اور انسانوں کو حلال اور پاکیزہ غذا کھانے کا حکم دیا- دراصل انسان کے حلال کھانے کا تعلق اس کی عبادات، اخلاقیات اور معاملات کے ساتھ بھی ہے۔ جس طرح حلال کھانے کا حکم ہے اسی طرح نشہ آور اشیاء کھانے اور پینے سے بھی ممانعت کی گئی ہے- موجودہ دور میں کھانے پینے اور کاسمیٹکس میں نشہ آور اشیاء اور الکوحل کا استعمال کثرت کے ساتھ کیا جارہا ہے- لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ نشہ آور اشیاء اور الکوحل کی حقیقت اور اقسام کو شرعی تناظر میں فقہاء کی آراء کے مطابق بیان کیا جائے۔ زیر نظر بحث میں انہی امور سے متعلق بحث کی گئی ہے-

اسکار کی لغوی واصطلاحی تفہیم:

اسکار بابِ افعال سے مصدر کا صیغہ ہے اسکر، یسکر، اسکاراً- "اسکار" یا "مسکر" کا مطلب ہے کسی چیز کا نشہ آور (Intoxicant) ہونا- ثلاثی میں اس کا فعل لازم باب "سمع ،یسمع " سے ہے – سکِرَ ،یسْکَرُ، سَکْراً، سکرانًا- عرب کہتے ہیں "سکر فلان من الشراب" ای غاب عقلہ وادراکہ "فلاں آدمی کو شراب سے نشہ ہوا، یعنی اس کی عقل وادراک نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ "سُکْر" کا مطلب ہے" مسکر" شراب کی وجہ سے عقل کا غائب ہو جانا، جبکہ "سَکَر" ہر مسکر خمر وشراب کو کہتے ہیں[1]- کسی چیز کے نشہ آور ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کے استعمال سے انسان اپنا ہوش وحواس کھو بیٹھے، بہکی بہکی باتیں کرنے لگے، اسکی عقل کام چھوڑ دے اور اس کو کچھ پتہ نہ چلے کہ وہ کیا بول رہا ہے؟[2] کسی چیز کے نشہ آور ہونے یا نہ ہونے کا اعتبار معتدل مزاج لوگوں کی اکثریت پر منحصر ہوگا- جبکہ غیر معتدل مزاج یا نشے کے عادی لوگوں کا اعتبار نہیں ہوگا[3]- دوسری جگہ "اسکار" کی تعریف اس انداز میں کی گئی ہے: اس کا مطلب ہے کسی چیز کا وہ نشہ جس کی وجہ سے شرعی طور پر حرمت، نجاست یا "حد" وغیرہ کے احکامات جاری ہوتے ہیں[4]-

نشہ آور اشیاء کی تعریف:

نشہ آور اشیاء سے مراد ایسی چیزیں ہیں، جن کے استعمال سے مذکورہ درجے کا نشہ ہوتا ہو، شرعی اصطلاح میں ان کو مسکر کہا جاتا ہے اور جن کے استعمال سے انسان کو نشہ ہوتا ہو، مثلاً شراب، چرس، افیون وغیرہ- ایسی چیزوں کی طرف شرعی احکام (نجاست، حرمت یا حد وغیرہ) متوجہ ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ اس سے مراد ایسی چیزیں نہیں جن میں بالفعل (Actual) نشہ موجود نہ ہو اور جن کے استعمال سے براہ راست انسان کو نشہ نہیں ہوتا بلکہ وہ بالقوۃ نشہ آور

ہو جو بذات خود تو مسکر نہیں، البتہ کسی نشہ آور چیز کے لیے خام مال(Raw Material)بن سکے- مثلاً انگور، کھجور، مختلف اناج اور پھل پھول وغیرہ[5]-

نشہ آور اشیاء کی قسمیں:

شرعی اعتبار سے نشہ آور اشیاء کو بنیادی طور پر دو اقسام ہیں:

1-خشک (جامد) نشہ آور اشیاء 2-سیال (مائع) نشہ آور اشیاء (یعنی مشروبات کی قسمیں)

1. خشک (جامد) نشہ آور اشیاء:

اس سے مراد وہ اشیاء ہیں جن میں اصلاً خشک و جامد صورت میں نشہ ہوتا ہے اور اس مقصد کے لیے ان کا استعمال خشک یا جامد صورت میں ہوتا ہے- مثلاً کوکین، افیون، چرس، مورفین، ہیروئین وغیرہ-[6]

خشک (جامد) نشہ آور اشیاء سے متعلق شرعی ضوابط:

خشک نشہ آور اشیاء سے متعلق ضوابط درج ذیل ہیں:

ضابطہ نمبر 1: خشک نشہ آور اشیاء کی اتنی کم مقدار جس سے عموماً نشہ طاری نہیں ہوتا، حرام نہیں- کیونکہ "ماأسكر كثيره فقليله حرام"[7] کا تعلق صرف مائع یعنی سیال(Liquid) چیزوں سے ہے- ذیل میں رد المختار کی عبارت ملاحظہ ہو: **وبه علم أن المراد الأشربة المائعة، وأن البنج ونحوه من الجامدات إنما يحرم إذا أراد به السكر وهو الكثير منه، دون القليل المراد به التداوي ونحوه-وعند محمد ما أسكر كثيره فقليله حرام وعليه الفتوى كما يأتي. اهـ أقول: المراد بما أسكر كثيره إلخ من الأشربة، وبه عبر بعضهم وإلا لزم تحريم القليل من كل جامد إذا كان كثيره مسكرا كالزعفران والعنبر، ولم أر من قال بحرمتها، حتى إن الشافعية القائلين بلزوم الحد بالقليل مما أسكر كثيره خصوه بالمائع**[8]-

ضابطہ نمبر 2: مسکرات کی نجاست کا حکم بھی صرف مائعات کے ساتھ خاص ہے، خشک نشہ آور اشیاء کا نجس ہونا ضروری نہیں- کیونکہ حرمت، نجاست کو مستلزم نہیں ہے، جیسے زہر قاتل حرام ہے مگر نجس نہیں- اس لیے خشک نشہ آور اشیاء کا ضماد یعنی لیپ بغرض تداوی جائز ہے- جیسا کہ "موسوعۃ الفقہیۃ" میں ذکر ہے: **الحكم الفقهي أن نجاسة المسكرات مخصوصة بالمائعات منها ، وهي الخمر التي سميت رجسا في القرآن الكريم**

، وما يلحق بها من سائر المسكرات المائعة[9].اور محقق ابن عابدینؒ نے لکھا ہے:و أما الجامدات فلا يحرم منها الا الكثير المسكر ولا يلزم من حرمتة نجاسته كالسم القاتل فانه حرام مع أنه طاهر الخ[10].

ضابطہ نمبر3: نشہ کرنے پر حد کا حکم بھی صرف مائعات کے ساتھ خاص ہے، خشک نشہ آور اشیاء کی مسکر مقدار پینے پر بھی حد نہیں البتہ تعزیر ہے-كما في الدر في البنج و الحشيشة: " فإن أكل شيئا من ذلك لا حد عليه وإن سكر بل يعزر بما دون الحد[11]" - وقال ابن عابدين: لأن الشرع أوجب الحد بالسكر من المشروب لا المأكول[12]-

2. سیال(Liquid)نشہ آور اشیاء:

سیال یا مائع نشہ آور اشیاء سے مراد وہ چیزیں ہیں جن میں اصولی طور پر سیال یعنی مائع حالت میں نشہ ہوتا ہے اور اس مقصد کے لیے ان کا استعمال سیال مائع یعنی بہنے والی مشروب کی صورت میں ہوتا ہے – مثلا شراب (خمر) ،وائن(Wine)، بیئر(Beer)وغیرہ[13]۔

نشہ آور مشروبات کی اقسام:

نشہ آور مشروبات کی دو قسمیں درج ذیل ہیں: 1۔ قطعی حرام شرابیں 2۔ مختلف فیہ حرام شرابیں

1. قطعی حرام شرابیں:

قطعی حرام شرابوں کی درج ذیل اقسام ہیں:

خمر(شراب) کی تعریف: فقہ حنفی کے مطابق "خمر" کا مطلب ہے، انگور کے کچے رس(ماء العنب) کو پکائے یا کوئی چیز ملائے بغیر اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے، یہاں تک کے اس میں بلبلے(Vapours)پیدا ہوں، ذائقے میں تیزی آجائے اور جھاگ چھوڑنے لگے-مزید یہ کہ احناف کے ہاں انگور کی اس کچی شراب کے علاوہ دیگر اشیاء پر خمر کا اطلاق مجازا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے حقیقی خمر کے کچھ احکام جاری ہونگے اور کچھ احکام میں تخفیف ہو گی[14]-

الطلاء: انگور کا جوس جب اتنا پکایا جائے کہ اس کے دو تہائی سے کم مقدار بلبلے(Vapours) بن کر زائل ہو جائیں، (اور ٹھنڈا ہونے کے بعد)اس میں بخارات(Vapours)بن جائیں، تیزی اور گھاڑا پن آجائے(پکانے

کے بعد انگور کے رس میں نشہ، تخمیر یا کیمیائی عمل کے نتیجے میں پیدا ہو جائے)، نشہ پیدا ہو جائے اور جھاگ چھوڑنے لگے۔

نقیع التمر: اس سے مراد ہے کھجور کی کچی شراب، کھجور کا کچا شیرہ، کہ تخمیر (Fermentation) کے لیے پانی میں اتنی دیر تک کھجور کو رکھا جائے، کہ اس میں گاڑھا پن، ابال (بلبلے) پیدا ہو کر اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔

نقیع الزبیب: اس سے مراد ہے کشمش سے تیار کردہ شراب، یعنی تخمیر کے لیے پانی میں اتنی دیر تک کشمش کو رکھا جائے کہ اس میں گاڑھا پن پیدا ہو جائے اور ابال پیدا ہو کر اس میں نشہ آ جائے[15]۔

2. مختلف فیہ حرام شرابیں:

مختلف فیہ حرام شرابوں کی دو قسمیں ہیں:

انگور کھجور کے علاوہ مثلاً "جو" وغیرہ سے تیار کی گئی شراب　　　کیمیائی طریقہ پر تیار کی گئی شراب[16]

مائع (Liquid) یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء سے متعلق فقہاء کرام کی آراء:

اس حوالے سے فقہائے کرام کے مؤقف کو دو آراء میں تقسیم کیا جاتا ہے:

جمہور فقہاء کرام کا مؤقف　　　احناف فقہاء کرام کا مؤقف

1. مائع (Liquid) یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء کی شرعی حیثیت سے متعلق جمہور فقہاء کرام کی آراء:

تمام مائع (Liquid) یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء سے متعلق جمہور فقہاء کرام کی رائے یہ ہے کہ یہ "خمر" کے مصداق میں داخل ہیں؛ اور تمام بہنے والی اشیاء پر "خمر" کے احکام جاری ہونگے لہذا؛ بہنے والی تمام نشہ آور اشیاء نجس اور ان کا ہر قسم کا استعمال حرام ہے۔ بہنے والی تمام نشہ آور اشیاء کی خرید و فروخت اور کاروبار حرام ہیں۔ ان کے پینے والے پر حد ہو گی، چاہے اس نے نشہ کی مقدار پی لی ہو یا اس سے کم۔[17]

نوٹ: اکثر فقہاء کے نزدیک ایتھانل (Ethanol) کا وہی حکم ہو گا جو دیگر تمام مائع (Liquid) یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء کا ہے۔[18]

2. مائع (Liquid) یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء کی شرعی حیثیت سے متعلق احناف فقہاء کرام کی آراء:

احناف کے ہاں بہنے والی نشہ آور اشیاء کی تین اقسام درج ذیل ہیں: خمر ☆ اشربۃ ثلثۃ ☆ مسکرات (دیگر اشربہ مسکرہ)

1-خمر کی شرعی حیثیت:

خمر کا کسی بھی قسم کا استعمال اور خرید و فروخت (Sale Purchase) حرام ہے- خمر نجس العین ہے [19]-وجوب حد مطلقا (یعنی اس کی کم سے کم مقدار پینے پر بھی حد ہے، نشہ ہو یا نہ ہو)[20]-

2-اشربۃ ثلثہ (خمر کے علاوہ کھجور اور انگور سے بننے والی تین خاص شرابوں کی شرعی حیثیت):

خمر کی طرح تینوں شرابیں حرام اور نجس (Impure) ہیں- تینوں شرابوں کی اتنی مقدار پینے پر حد واجب ہے جس کے پینے سے نشہ ہو- اور تینوں شرابوں کی خرید و فروخت، کاروبار خمر (شراب) کی طرح حرام ہیں [21]-

3- مسکرات (دیگر اشربہ مسکرہ/مختلف فیہ حرام شرابیں):

فقہ حنفی میں انگور اور کھجور سے بننے والی مذکورہ بالا چار خاص شرابوں کے علاوہ دوسری مائع (Liquid) یعنی بہنے والی نشہ آور مشروبات کے احکام درج ذیل ہیں (واضح رہے کہ یہ احکام نشہ آور ہونے کی شرط کے ساتھ مشروط ہیں) حرمت شرب بشرط اسکار (یعنی صرف نشہ آور مقدار کا پینا ناجائز ہے)[22]- حرمت بیع بشرط اسکار (یعنی صرف نشہ آور مقدار کی خرید و فروخت ناجائز ہے)[23]- نجاست بشرط اسکار (یعنی صرف نشہ آور مقدار ناپاک ہے)[24]-وجوب حد بشرط اسکار (یعنی صرف نشہ آور مقدار پینے پر حد لگے گی)[25]-

تحریم مسکر کے دلائل (قرآن و سنت کی روشنی میں):

نشہ آور چیزوں کی حرمت کے بارے میں قرآن و سنت میں دلائل کا بڑا ذخیرہ موجود ہے جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن و سنت لوگوں کی مصالح کی کتنی رعایت رکھتے ہیں—ذیل میں چند دلائل بطور مثال ذکر کرتے ہیں-

قرآن کریم سے دلائل:

شراب کی حرمت بتدریج تین مراحل میں نازل ہوئی ہے—صحابی جلیل حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ خمر تین مرتبہ (یعنی تین مراحل میں) نازل ہوئی- جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اس وقت یہ لوگ شراب پیتے تھے اور جوا کھیلتے تھے تو انہوں نے ان دونوں کے بارے میں پوچھا تو اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی- يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا[26] ترجمہ: لوگ آپ سے شراب اور قمار کی نسبت دریافت کرتے ہیں- آپ ﷺ فرما دیجیئے

کہ ان دونوں میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں بھی ہیں اور لوگوں کو فائدے بھی ہیں—اور گناہ کی باتیں ان فائدوں سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں (بیان القرآن)۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ ہمارے اوپر حرام تو نہیں کیا صرف یہ کہا کہ ان دو چیزوں میں بڑا گناہ ہے—اور پھر اسی طرح یہ لوگ شراب پیا کرتے تھے یہاں تک کہ ایک دن مہاجرین میں سے ایک آدمی نے مغرب کی نماز میں اپنے ساتھیوں کی امامت کی تو قرأت میں خلط ملط کر دیا—اس کے بعد اللہ تعالی نے پہلی آیت سے تھوڑا سخت حکم نازل فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا[27] ترجمہ: اے ایمان والو! تم نماز کے پاس بھی ایسی حالت میں مت جاؤ کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کے تم سمجھنے لگو کہ منہ سے کیا کہتے ہو- اور حالت جنابت میں بھی (بیان القرآن) پھر بھی لوگ اسی طرح پیا کرتے تھے لیکن نماز کے لیے افاقہ کی حالت میں آتے تھے—اللہ تعالی نے اس سے بھی اور سخت حکم نازل کیا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ[28] ترجمہ: اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوااور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر، یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں، سو اس سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کو فلاح ہو- شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض پیدا کر دے اور اللہ تعالی کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی باز آؤ گئے (بیان القرآن)-

اس پر ان لوگوں نے کہا: "انتهينا ربنا" یعنی اے ہمارے رب! بس ہم رک گئے[29]-

احادیث نبویہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "اللہ تعالی نے لعنت کی ہے شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے بیچنے والیے پر، اس کے خریدنے والے پر، رس نکالنے والے پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر اور جس کے لیے اٹھا کر لے جائی گئی ہو"[30]- ☆ارشاد نبوی ﷺ ہے: "ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور (چیز) حرام ہے"[31]- ☆ارشاد نبوی ﷺ ہے: "ہر شراب جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے"[32]- ☆حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے

کہ: "شراب (خمر) تو بعینہ حرام ہے، قلیل و کثیر ہر طرح، اور ہر شراب میں سے "سکر" (حد نشہ) حرام ہے"[33]- یہ احادیث نص ہیں اس بات پر ہر مسکر چاہے مائع ہو یا جامد، کچی ہو یا پکی، انگور کا رس ہو یا کوئی اور چیز سب حرام ہیں-

الکوحل کا بیان:

الکوحل کی لغوی واصطلاحی تحقیق:

ڈاکٹر محمد سعید السیوطی کہتے ہیں کہ لفظ "الکوحل" فرانسیسی لفظ "الکول" سے "معرب" ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ فرانسیسی زبان کا یہ لفظ (الکول) عربی لفظ "غول" سے لیا گیا ہے[34] جو کہ قرآن کریم میں سورۃ صآفات کی آیت نمبر 47 میں استعمال ہوا ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں: لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ[35] ترجمہ: نہ اس سے درد سر ہو اور نہ وہ اس سے متوالے ہونگے-(بیان القرآن) "الکوحل" ایک شعلہ بھڑکانے والے (Inflammable) مادہ ہے، جو کہ آگ کی روح ہے، قدرتی طور پر تھوڑی مقدار میں "الکوحل" اکثر سبزیوں اور میوہ جات میں پائی جاتی ہے اور جب ہم یہ پھل سبزیاں وغیر کھاتے ہیں تو ساتھ ساتھ یہ الکوحل بھی جزو بدن بن جاتا ہے—"الکوحل" کی یہ تھوڑی مقدار جسم کے لیے مفید ہے[36]—اس کو "غول" اس وجہ سے کہتے ہیں یہ عقل کو مدہوش کر دیتا ہے[37]- "جدید فقہی مباحث" میں "الکوحل" کی تعریف اس انداز میں کی گئی ہے: "الکوحل ایک کیمیائی مادہ ہے، جو مختلف پھلوں اور اناج کے نشاستہ (Carbohydrates) یا شکر سے بنایا جاتا ہے، اس کی بہت ساری قسمیں ہیں جن میں صرف ایک قسم نشہ آور ہے"[38]-

کیمیائی اعتبار سے الکوحل کی اقسام:

کیمیائی اعتبار سے الکوحل کی بہت ساری قسمیں ہیں، مثلا:

Methnol	Ethanol	Isopropylalcohol	Butylalcohol
Butanol	Pentanol	Amylalcohl	Cetylalcohol
Ethyleneglycol	Propyleneglycol	Glycerol	Erythritol
Threitol	Xylitol,	Mannitol	Sorbitol
Volemitol	Allylalcohol	Geraniol	Propargylalcohol
Inositol	Menthol[39]		

ان اقسام کو مختلف مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، ان قسموں میں ایک قسم نشہ آور ہے جس کو ایتھائل الکوحل یا ایتھانول) کہتے ہیں۔

ایتھائل الکوحل یا ایتھانول(Ethyl Alcohol/Ethanol)کی تعریف:

ایتھائل الکوحل ایک نشہ آور کیمیائی مادہ ہے، جو پھلوں، سبزیوں اور اناج وشکر وغیرہ سے حاصل کیا جاتا ہے[40]۔

الکوحل کی اقسام:

الکوحل کی مختلف قسموں کے حصول کے بہت سارے ذرائع ہیں، شرعی وفقہی احکام کے نقطہ نظر سے اس کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

قدرتی ذرائع سے حاصل ہونے والا ایتھائل الکوحل(Natural Alcohol):

ہر اس چیز سے حاصل کی جاسکتی ہے جس میں کاربوہائیڈریٹس پائی جاتی ہوں جو کہ چینی میں تبدیل ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں، جدید تحقیق کے مطابق عمومی طور پر یہ قدرتی ذرائع درج ذیل ہیں: تمام اناج (Grains) مثلاً، مکئ، گندم، جو، چاول وغیرہ☆ تمام پھل، مثلاً انگور، کھجور، سیب اور گنا وغیرہ☆سبزیاں مثلاً شلغم، گاجر، چقندر وغیرہ☆درختوں کے چھلکے جن میں نشاستہ (Cellulose) پایا جاتا ہے جو کہ شوگر میں تبدیل ہو سکتا ہے، البتہ اس سے الکوحل کے حصول کا عمل مشکل اور مہنگا ہے۔☆اس قسم کو فنی اصطلاح میں عربی میں "الکحول الطبیعیۃ" اور انگریزی میں(Natural Alcohol)کہتے ہیں[41]۔

مصنوعی ذرائع سے حاصل شدہ الکوحل(Synthetic Alcohol):

پیٹرول اور دیگر کیمیکلز وغیرہ سے کیمیائی عمل کے ذریعے سے جو الکوحل تیار کیا جائے اس کو عربی میں "الکحول الصناعیۃ" اور انگریزی میں سنتھیٹک الکوحل(Synthetic Alcohol) کہتے ہیں۔آج کل عام طور پر الکوحل اسی طریقہ پر بنایا جاتا ہے، البتہ پرفیوم میں استعمال ہونے والا الکوحل عموماً نیچرل ہوتا ہے مگر وہ ابھی کھجور یا انگور سے بنا ہوا نہیں ہوتا، دیگر پھل پھول سے کشید کیا گیا ہوتا ہے، کیونکہ انگور اور کھجور کا الکوحل بہت مہنگا پڑتا ہے[42]۔

الکوحل کی شرعی حیثیت کے بارے میں فقہاء کرام کی آراء:

جمہور کا مؤقف: جمہور کے ہاں تمام مائع(Liquid)یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء "خمر" کے مصداق میں شامل ہیں؛ لہذا جمہور کے نزدیک ایتھائل الکوحل سمیت تمام بہنے والی نشہ آور اشیاء پر "خمر" کے احکام جاری ہونگے[43]۔

احناف کا مؤقف: احناف کے ہاں اگر شراب (خمر) کھجور اور انگور سے کشید کردہ چار شرابوں کے علاوہ دیگر بہنے والی نشہ آور اشیاء سے کشید کی گئ ہے تواس کا استعمال اور خرید وفروخت جب تک حد اسکار نہ ہو تو جائز ہے اور نہ ہی یہ نجس ہے لہذاالکوحل کا بھی یہی حکم ہو گا-الکوحل کے حکم کے بارے میں حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں:

> "امام صاحب کے ہاں "اشربہ اربعہ" کے علاوہ دوسری شرابیں نجس نہیں؛ لہذا اگر الکوحل اگر ان چار شرابوں سے بنا ہے تو نجس ہے، ورنہ امام صاحب کے قول پر نجس نہیں۔

آج کل چونکہ بعض چیزوں کے بارے میں ابتلائے عام ہے جبکہ جو الکوحل ادویات یا خوشبوؤں وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے، وہ زیادہ تر کھجور یا انگور کا بنا نہیں ہوتا، بلکہ دوسری چیزوں مثلا دانوں ، چھلکوں یا پیٹرول سے حاصل کیا جاتا ہے اس وجہ سے امام صاحب کے مسلک پر اس کے حکم میں آسانی ہے اور اس کا استعمال دوائی یا کسی اور دوسرے مباح مقصد کے لیے جائز ہے بشرطیکہ نشہ کی حد تک نہ پہنچے ،اسی طرح امام صاحب کے قول پر یہ (الکوحل) نجس بھی نہیں ہو گا—دواؤں، خوشبوؤں اور دوسرے مباح مقصد کے لیے ہو تو امام صاحب کے قول پر اس کی گنجائش ہے بشرطیکہ اس سے نشہ نہ ہو[44]- مفتی رشید احمدؒ لکھتے ہیں: "دواؤں اور غذاؤں میں ڈالا گیاالکوحل اگر مصنوعی ہو یا قطعی حرام شرابوں کے علاوہ ہو تو ایسی مصنوعات کا استعمال حضراتِ احنافؒ کے اصل مذہب کے مطابق اس شرط پر جائز ہے کہ ان کے استعمال سے نشہ نہ ہوتا ہو"[45]۔

الکوحل کے بارے میں "اسلامک فقہ اکیڈمی" انڈیا کی قرارداد:

بعض دواؤں میں ایتھائل الکوحل کا استعمال ہوتا ہے، یہ الکوحل نشہ آور ہے، اور دوا میں شامل ہونے کے بعد بھی اس کی حقیقت نہیں بدلتی لیکن علاج و معالجے کے باب میں شریعت نے جو رخصت رکھی ہے اس کے تحت مجبوراً الکوحل آمیزہ ادویہ کا استعمال درست ہے- عطریات میں جو الکوحل استعمال ہوتا ہے، فنی ماہرین کی تحقیق واطلاع کے مطابق وہ نشہ آور نہیں ہے-اس لیے یہ ناپاک نہیں ہے[46]-

پاکستان اسٹینڈرڈز(PS:3733-2019):

پاکستان اسٹینڈرڈز کے مطابق:

ہر طرح کے پانی اور الکوحل والے مشروبات حلال ہیں سوائے ان کے جو: زہریلا، نشہ آور یا صحت کے لئے مضر ہو۔

تمام غیر الکوحل مشروبات جس میں کوئی نشہ آور خصوصیات نہیں ہیں، چاہے وہ مصنوعی ہوں یا قدرتی ذرائع سے ماخوذ ہوں، حلال ہیں۔ کسی بھی ذریعہ سے حاصل کردہ تمام نشہ آور مشروبات حرام ہیں۔ انگور / کھجور سے نکالی شراب نجس اور حرام ہے[47]۔

نوٹ: واضح رہے پاکستان حلال اسٹینڈرڈز فقہ حنفی(Hanafi School of Fiqh) کے مطابق ہیں۔

انڈسٹری وائز الکوحل کے استعمال کا شرعی حکم:

جدید ترقی یافتہ دور(Modern Era) میں مصنوعات میں الکوحل کو مختلف مقاصد کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ ذیل میں موضوع سے متعلق چند صنعتوں(Industries) کا ذکر کیا جاتا ہے۔:

فوڈ انڈسٹری میں الکوحل کے استعمال کی شرعی حیثیت:

فوڈ انڈسٹری میں الکوحل کے استعمال کا شرعی حکم درج ذیل نکات میں پیش کیا جاتا ہے: فوڈ انڈسٹری کی مصنوعات میں کھجور اور انگور سے کشید کردہ ایتھانل(Ethanol) کا استعمال کسی بھی مقدار میں جائز نہیں۔ فوڈ انڈسٹری کی مصنوعات میں کھجور اور انگور کے علاوہ دوسرے ذرائع سے کشید کردہ ایتھانل(Ethanol) کا استعمال اتنی مقدار میں جائز ہے جس سے نشہ نہ آتا ہو، البتہ نشہ آور مقدار کا استعمال شرعاً ممنوع ہو گا[48]۔

کاسمیٹکس انڈسٹری میں الکوحل کے استعمال کی شرعی حیثیت:

کاسمیٹکس انڈسٹری میں الکوحل کے استعمال کی شرعی حیثیت درج ذیل نکات میں پیش کی جاتی ہے: کاسمیٹکس انڈسٹری کی مصنوعات میں کھجور اور انگور سے کشید کردہ ایتھانل(Ethanol) کا استعمال جائز نہیں۔ کاسمیٹکس انڈسٹری کی مصنوعات میں کھجور اور انگور کے علاوہ دوسرے ذرائع سے کشید کردہ ایتھانل(Ethanol) کا استعمال خارجی استعمال کی اشیاء(Products) میں جائز ہے، البتہ خارجی استعمال کی ایسی اشیاء جن کے استعمال سے نشہ ہونے کا امکان ہو تو شرعاً ان کا استعمال بھی جائز نہیں ہو گا[49]۔

فلیور انڈسٹری اور کھانے پینے کی مصنوعات میں استعمال ہونے والے کیمیکل میں الکوحل کے استعمال کی شرعی حیثیت:

فلیور انڈسٹری اور کھانے پینے کی اشیاء میں استعمال ہونے والے کیمیکل میں الکوحل کے استعمال کی شرعی حیثیت کو درج ذیل نکات میں پیش کیا جاتا ہے: فلیور انڈسٹری اور کھانے پینے کی مصنوعات میں استعمال ہونے والے کیمیکل میں کھجور اور انگور سے کشید کردہ ایتھانل(Ethanol) کا استعمال جائز نہیں۔ فلیور انڈسٹری اور کھانے پینے کی اشیاء

میں استعمال ہونے والے کیمیکل میں کھجور اور انگور کے علاوہ دوسرے ذرائع سے کشید کردہ ایتھانل (Ethanol) کا استعمال اس حد تک جائز ہے جس سے نشہ نہ آتا ہو، البتہ جس مقدار سے نشہ ہوتا ہو یا نشہ ہونے کا امکان ہو اس کا استعمال شرعاً ممنوع ہوگا۔[50]

مشروبات میں الکوحل کے استعمال کی شرعی حیثیت:

جہاں تک مشروبات کا حکم ہے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر مشروب ایسا ہو جو کسی مرحلہ پر جا کر مسکر اور نشہ آور نہ بنتا ہو یعنی اس کی قلیل و کثیر کوئی مقدار بھی مسکر نہ ہو تو اس کا پینا پلانا بلاشبہ جائز ہے، جیسے آم سیب وغیرہ کے مختلف جوس جو بازاروں میں ملتے ہیں، وہ سب حلال ہیں- البتہ اگر کوئی مشروب ایسا ہو جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو تو ایسے مشروب کی جتنی مقدار نشہ آور ہو وہ مقدار نہ صرف یہ کہ بالاتفاق نجس و حرام ہے بلکہ اتنی مقدار پینے والے پر حد بھی لگائی جائے گی—البتہ ایسے مشروبات کی اتنی قلیل مقدار جو نشہ آور نہ ہو اس کا پینا جائز ہے یا نہیں؟ تو اس کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر پینے والا اس کو تلہی کے لیے پی رہا ہے تو پینا حرام اور ناجائز ہے اور اگر تقوی، تداوی یا استمراءِ طعام یعنی کھانا ہضم کرنے وغیرہ کسی جائز غرض سے پی رہا ہے، تو پینا جائز ہے۔[51]

خلاصۂ کلام:

نتیجتاً یہ بات سمجھ میں آتی ہے ایسی نشہ آور اشیاء اور الکوحل جنہیں کھجور اور انگور سے حاصل کیا گیا ہو انہیں تمام فقہاء کے نزدیک استعمال کرنے کی بالکل گنجائش نہیں جب کہ دیگر قدرتی اور مصنوعی ذرائع سے حاصل ہونے والی نشہ آور اشیاء اور الکوحل کو بقدر ضرورت اور جب تک اس سے نشہ حاصل نہ ہو تو کھانے پینے کی اشیاء اور ادویات میں استعمال کیا جا سکتا ہے-مزید یہ کہ فقہ اسلامی نے نشہ آور اشیاء اور الکوحل کا شرعی حکم بتا کر فنی باریکیوں کو بیان نہیں کیا، بلکہ یہ بات عملی تجربے، مشاہدے اور ماہرین فن (فوڈ سائنٹسٹ) پر چھوڑ دی، لہذا تجربے کی رو سے جہاں نشہ ثابت ہوگا وہاں شرعی حکم بھی متوجہ ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی وحوالہ جات

[1] ۔مجمع اللغۃ العربیۃ بالقاھرۃ، **المعجم الوسیط**، (دار الدعوۃ، س-ن)، 1/438۔

Mjm`e al lughah al ar`ebiah, **Al m`ejum al waseet**, (Dar al d`ewah, n.d), 1:438.

[2] ۔الحنفی، ابن عابدین، **ردالمختار علی الدر المختار**، (بیروت: دار الفکر، 1992ء)، 3/239؛ وزارۃ الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ- الکویت، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، (الکویت: دار السلاسل، 1404-1427ھ)، 5/23-24۔

Al Hnfy, Ibn `ābdīn, **Rd ul mukhtār `ela al dur al mukhtar**, (Berūit: Dar ul fikr, 1992), 3:239, Wezārah al aūqaf wa al sheūn al islāmiah- Al Kūīt, Al mos ū`ah al fiqhiah al Kūītiah, (Al- Kūīt: Dar al selāsil),1404-1427 h, 5:23-24-

[3] ۔ابن عابدین، **ردالمختار**، 6/458۔

Ibn `ābdīn ,**Rd ul mukhtār**, 6:458.

[4] ۔عارف علی شاہ، مفتی، **حلال وحرام کے شرعی معیارات**، (کراچی: دار الفلاح، 2012ء)، 118۔

Aārif Ali Shah, Mufti, **Halāl wa harām ke sher`y m`eyārāt**, (Karachi: Dār ul falah, 2012),118.

[5] ۔عارف علی شاہ، مفتی، **الکوحل سے متعلق شرعی احکام**، (پاکستان: سنحا حلال ایسوسی ایٹس، 2018ء)، 16۔

Aārif Ali Shah, Mufti, **Alcohol se muta`eliq sher`y ahkam**, (Pakistan, Sanha Halāl Associates, 2018),16.

[6] ۔الرملی، شمس الدین، **نہایۃ المحتاج الی شرح المنہاج**، (بیروت: دار الفکر، 1984ء)، 1/235،

https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pmc/articles/PMC4879807

Al remali, Shms ul dīn, **Nihāyat ul muhtāj ila sherh al minhāh**, (Berūit: Dār ul fikr,1984), 1:235

[7] ۔السجستانی، ابوداؤد، **سنن ابی داؤد**، (بیروت: المکتبۃ العصریۃ، صیدا، س-ن)، 5/523، رقم: 2381۔

Sunan Abi Dāūd, Hadith No: 2381.

[8] ۔ابن عابدین، **ردالمختار**، 4/42۔

Ibn `ābdīn ,**Rd ul mukhtār**, 4:42.

[9] ۔**الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ**، 11/35۔

Al mosū`ah al fiqhiah al Kūītiah,11:35

[10] ۔ابن عابدین، **ردالمختار**، 6/455

Ibn `ābdīn ,**Rd ul muk**htār, 6:455.

[11] ۔الحصکفی، الحنفی، علاءالدین، **الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار**، (دار الکتب العلمیۃ: 1423ھ)، 1/687

Al HaṢkfy, Al Hanfy, `Elauddīn, **Al dur ul mukhtār sherh tanvīr ul absār wa jam`ul behār**, (Dar ul kutab al ilmiah:1423h), 1:687

[12] -ابن عابدین، **ردالمختار**،6/458۔

Ibn `ābdīn,**Rd ul mukhtār**, 6:458.

[13] -عارف علی شاہ،**الکوحل سے متعلق شرعی احکام**،18۔

Aārif Ali Shah,**Alcohol se muta`eliq sher`y ahkam**,18

[14] -ابن عابدین، **ردالمختار**،6/448۔

Ibn `ābdīn,**Rd ul mukhtār**, 6:448.

[15] -نفس المصدر،6/451-452۔

Ibid, 6:451-452.

[16] -شعبہ شرعی تحقیق، حلال فاؤنڈیشن،**اسباب حرمت**،(کراچی: پاکستان، س-ن)،32۔

She`bah sher`y tehq īq, Hal āl foundation, **Asbāb e Hurmat**, (Karachi: Pakistan, n.d),32

[17] - تقی عثمانی، مفتی، **تکملۃ فتح الملہم**،(کراچی: مکتبہ دار العلوم،1998ء)،3/599۔

Taqi Usmani, Mufti, **Takmilah fth ul mulhim**, (Karachi: Mktebah dar ul uloom,1998),3/599.

[18] -عارف علی شاہ،**الکوحل سے متعلق شرعی احکام**،19۔

Aārif Ali Shah,**Alcohol se muta`eliq sher`y ahk**am, 19

[19] -ابن عابدین، **ردالمختار**،6/448-449۔

Ibn `ābdīn ,**Rd ul mukhtār**, 6:448-449.

[20]-شعبہ شرعی تحقیق، حلال فاؤنڈیشن، **حلال وحرام سے متعلق بنیادی اصول وضوابط**،(کراچی: پاکستان، س-ن)،8۔

Shebah sher`y tehq īq, **Halāl Foudation, Hal āl wa Harām se mut`liq buny ādi us ūl wa Dhwabit**,(Karachi: Pakistan, n.d), 8

[21] -ابن عابدین، **ردالمختار**،6/452؛ تقی عثمانی، **تکملۃ فتح الملہم**،3/600۔

Ibn `ābdīn ,**Rd ul mukhtār**, 6:452; Taqi Usmani ,**Takmilah fth ul mulhim**, 3:600.

[22] -ابن عابدین، **ردالمختار**،6/452؛النمری، ابو عمر یوسف بن عبداللہ، **الکافی فی فقہ اھل المدینۃ**،(مکتبۃ ریاض الحدیثۃ،1980ء)، 1/442۔

Ibn `ābdīn, **Rd ul mukhtār**, 6/452; Al Namry, Abu Amr Yūsuf bn Abdullah, **Al kafy fy fiqh ahl ul madinah**, (Mktebah Riyadh ul Hadithah, 1980),1/422.

[23] -ابن عابدین، **ردالمختار**،6/456۔

Ibn `ābdīn, **Rd ul mukhtār**, 6:456.

[24] - العینی، بدر الدین، **البنایۃ شرح الہدایۃ**،(بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2000ء)، 12/369،12/382؛ ابن عابدین، **ردالمختار**6/452.

Al aeny, Badr ul dīn, **Al binayah sherh al hidayah**, (Berūit, Dār ul kutub al ilmiyah, 2000), 12:369; Ibn `ābdīn ,**Rd ul mukhtār**, 6/452.

[25] - حلال فاؤنڈیشن، **اسباب حرمت**،8۔

Hal āl foundation, **Asbāb e Hurmat**,8.

26 -**بقرۃ**:2:219۔

Beqrah, 2:219.

27 -**النساء**:4:44۔

Al Nisā, 4:44.

28 -**المائدۃ**:5:90-91۔

Al māidah, 5:90-91.

29-احمد بن حنبل، **مسند احمد**،(مؤسسۃ الرسالۃ، 2001ء، 267/14)، رقم:8620۔

Masned e Ahmad, Hadith No:8620

30 -ابو داؤد، **سنن ابی داؤد**، رقم:3674۔

Sunan Abi Dāūd, Hadith No: 2381.

31-مسلم بن حجاج، **الصحیح المسلم**،(بیروت: داراحیاء التراث العربی، س-ن)، 1587/3، رقم:2003۔

Al Muslim, Hadith No: 2003.

32 -البخاری، محمد بن اسماعیل، **الصحیح البخاری**،(دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، 58/1، رقم:242۔

Al Bukhari, Hadith No: 242.

33 -النسائی، ابو عبدالرحمن، **سنن النسائی**،(مکتبۃ المطبوعات الاسلامیۃ، 1986ء)، 321/8، رقم:5684۔

Al Nisae, Hadith No: 5684.

34- **معجزات فی الطب**، 137 بحوالہ حلال وحرام کے شرعی معیارات، ص324؛ www.en.wiktionary.org/wiki/alcohol

M`Jezat fy al ṭib,137.

35 -**الصافات**:37:47۔

Al Sāff āt, 37:47.

36 - **معجزات فی الطب**، 137۔

M`Jezat fy al ṭib,137.

37 -عارف علی شاہ، **حلال وحرام کے شرعی معیارات**، 324۔

Aārif Ali Shah, **Halāl wa harām ke sher`y m`eyārāt**, 324.

38 -اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، **جدید فقہی مباحث**(احکام شرعیہ میں تبدیلی حقیقت کے اثرات)، (کراچی: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، س-ن)، 38/18۔

Islamic fiqh academy India, **Jadīd fiqhy mebahith**, (Karachi:Idarah al Quran wa al ulūm al islāmiah, n.d), 18:38.

39 www.en.wikipedia.org/wiki/Alcohol;www.byius.com/chemistry/typesofalcohols;www.cheguide.co.uk/organicprops/alcohols/background.html;www.healthyliving.azcentral.Com/types-of-alcohol-in-chemistry12368600. Html; www. livestrong.com/article/13682-types-uses-alcohol.

40-www.encyclopedia.com/education/applied-and-social-sciences-magazines/alcoholchemistry; www.britannica.com/science/alcohol

41-حلال فاؤنڈیشن، **حلال وحرام سے متعلق بنیادی اصول وضوابط**، 11۔

Halāl Foudation, **Halāl wa Harām se mut`liq buny ādi us ūl wa Dhwabi**t, 11.

42 -نفس المصدر، 11۔

Ibid,11.

43 - تقی عثمانی، **تکملۃ فتح الملہم**، 599/3.

Taqi Usmani,**Takmilah fth ul mulhim**,3:599

44 -نفس المصدر، 608/3۔

Ibid, 3:608.

45 -رشید احمد، مفتی، **احسن الفتاوی**، (کراچی: ایچ ایم سعید کمپنی، 1425ھ)، 484/8۔

Rasheed Ahmad, Mufti, **Ahsan ul fetāwa**, (Karachi: H.m saeed company, 1425h), 8:484.

46 -**نئے مسائل اور فقہ اکیڈمی کے فیصلے**، (اسلامی فقہ اکیڈمی انڈیا: 2017ء)، 216۔

Nae mesial awr fiqh academy ke fesle, (Islamy fiqh academy India: 2017), 216.

47 -**Pakistan (Halaal) Standards,PS:3733-2019**, Pakistan Standard And Quality Control Authority, Standards Development Centre, Plot No. ST. 7A, Block-3, Scheme 36, Gulistan-e-Jauhar, Karachi-Pakistan,2016, p9

48 - Miller, David, and Claire Harkins. "**Corporate strategy, corporate capture**: **food and alcohol industry lobbying and public health**" Critical social policy 30, no. 4 (2010), 589.

49 - Baharum, Nur Bahirah, Mohd Daud Awang, Syariena Arshad, and Siti Salwa Abd Gani. "**A Study of literatures: status of alcohol in cosmetics products from shariah views in malaysia**" KnE Social Sciences (2020), 389-393.

50 -Abdul Rahim, Alina, and Siti Mashitoh Abdul. "**The Uncertain Halal Status of Edible Products with Natural or Added Alcohol**" Journal of Fatwa Management and Research 252, no. 1564 (2013), 23**،الکوحل سے متعلق شرعی احکام**، 43-45.

Aārif Ali Shah, Mufti, Alcohol se muta`eliq sher`y ahkam, 43-45

51 -Rehm, Jürgen, Dirk W. Lachenmeier, Eva Jané Llopis, Sameer Imtiaz, and Peter Anderson. "**Evidence of reducing ethanol content in beverages to reduce harmful use of alcohol**" The Lancet Gastroenterology & Hepatology 1, no. 1 (2016), 80**حلال وحرام سے متعلق بنیادی اصول وضوابط**، 13،.

Halāl Foudation, **Hal āl wa Harām se mut`liq buny ādi us ūl wa Dhwabit**,13.